بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مسلموں کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا پینا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم لوگ بیرون ممالک میں رہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ ہر مذہب کے لوگ ہوتے ہیں اور ایک ہی برتن میں ہم کھانا کھاتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب

کفار سے دوستی و محبت مسلمان کے لئے جائز نہیں اور ایسی دوستی و محبت کے تعلق کی بنا پر ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور میل جول رکھنا، بھی شرعاً ناجائز و گناہ ہے اور محبت و دوستی کے بغیر بھی بلا ضرورت اُن کے ساتھ کھانے پینے کو معمول اور عادت بنا لینا شرعاً جائز نہیں، البتہ ایک آدھ بار کبھی ساتھ کھانے کا اتفاق ہو جائے، یا قلبی محبت اور دوستانہ تعلقات والا معاملہ نہ ہو اور روٹین میں ساتھ کھانے کی ضرورت پیش آئے، جیسے ملازمت، تعلیم، سفر، یا بیرونِ ملک مشترکہ رہائش کی صورت میں ایک جگہ، یا ایک ہی ٹیبل پر غیر مسلم کے ساتھ کھانا کھا لیا جائے، تو شرعاً اس کی گنجائش ہے۔ تاہم اس صورت میں بھی حتی الامکان الگ الگ برتن میں کھایا جائے۔ البتہ کبھی کبھار ضرورت، یا روٹین میں مصلحت یا فتنہ و فساد سے بچنے کی خاطر ایک برتن میں بھی ساتھ کھانا پڑ جائے تو اس کی بھی اجازت ہے، بشرطیکہ وہ کھانا مسلمان کے لیے حلال اور پاکیزہ ہو۔

کفار سے دوستی و محبت رکھنے کی ممانعت سے متعلق ارشاد باری تعالی ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ۘۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (پارہ 6، سورۃ المائدۃ: 51)

تفسیر صراط الجنان میں مذکورہ آیت کے تحت ہے: ”اس آیت میں یہود و نصاری کے ساتھ دوستی و موالات یعنی اُن کی مدد کرنا، اُن سے مدد چاہنا اور اُن کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا، یہ حکم عام ہے۔۔۔ مسلمانوں کو کافروں کی دوستی سے بچنے کا حکم دینے کے ساتھ نہایت سخت وعید بیان فرمائی کہ جو ان سے دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے، اس بیان میں بہت شدت اور تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور دینِ اسلام کے ہر مخالف سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے“۔ (تفسیر صراط الجنان، جلد 2، صفحہ 448، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بلاضرورت غیر مسلموں کے ساتھ کھانے، پینے کی عادت بنالینا مکروہ ہے، چنانچہ محیط برہانی وفتاوی عالمگیری میں ہے: واللفظ للاول:
"الأكل مع المجوسي ومع غيره من أهل الشرك أنه هل يحل أم لا، وحكي عن الحاكم عبد الرحمن الكاتب أنه إن ابتلي به المسلم مرة أو مرتين فلا بأس به، فأما الدوام عليه يكره؛ لأنا نهينا عن مخالطتهم وموالاتهم وتكثير سوادهم، وذلك لا يتحقق في الأكل مرة أو مرتين، إنما يتحقق بالدوام عليه" ترجمہ: مجوسی اور دیگر اہلِ شرک کے ساتھ کھانا، تو کیا یہ حلال ہے یا نہیں؟ امام حاکم عبد الرحمن کاتب رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت ہے کہ اگر مسلمان کو اس میں ایک یا دو مرتبہ مبتلا ہونا پڑ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس پر دوام (ہمیشہ ساتھ کھانا) مکروہ ہے، کیونکہ ہمیں ان کے ساتھ اختلاط، دوستی اور ان کی جماعت کو بڑھانے سے منع کیا گیا ہے، اور یہ چیز ایک یا دو مرتبہ کھانے سے ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یہ اس عمل پر ہمیشگی سے ثابت ہوتی ہے۔ (المحیط البرهانی، جلد 5، کتاب الاستحسان والکراهیۃ، الفصل السادس عشر، صفحہ 362، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ بعض اہل اسلام بے تکلف کفار کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں یہ فعل شرعاً کیسا ہے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: "بیشک کفار سے ایسی مخالطت اور ان کے ساتھ ہم پیالہ و ہم نوالہ ہونے سے بہت ضرور احتراز کرنا چاہئے خصوصاً جہاں اسلام ضعیف ہو شرع مطہر سے بہت دلائل اس پر قائم:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله۔۔ جو مشرک سے یکجا ہوا اور اس کے ساتھ رہے وہ اسی مشرک کی مانند ہے۔۔۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتصاحب الا مؤمنا ولا ياكل طعامك الا تقی۔ صحبت نہ رکھ مگر ایمان والوں سے اور تیرا کھانا نہ کھائیں مگر پرہیزگار۔

(مزید فرماتے ہیں کہ) تجربہ شاہد کہ ساتھ کھانا مورث محبت و وداد ہوتا ہے (یعنی محبت و الفت کو پیدا کرتا ہے) اور کفار کی موالات سم (زہرِ) قاتل ہے، قال اللہ تعالیٰ: "و من يتولهم منكم فانه منهم" جو تم میں اُن سے دوستی رکھے گا انہیں میں سے شمار کیا جائے گا۔۔۔ بالجملہ بلاضرورت شرعیہ اس امر کا مرتکب نہ ہوگا مگر دین میں مداہن یا عقل سے مبائن، سبحان اللہ کتنے شرم کی بات ہے کہ آدمی کے ماں باپ کو اگر کوئی گالی دے اس کی صورت دیکھنے کو روادار نہ رہے اور خدا اور رسول کو برا کہنے والوں کو ایسا یارِ غار بنائے انا للہ و انا الیہ راجعون (بیشک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ت)" (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 311-319، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی امجدیہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "ان (غیر مسلموں) کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں کہ مسلم کو کفار سے اتنا میل جول درست نہیں، قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: "﴿ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ اگر تجھے شیطان غفلت میں ڈال دے تو یاد آنے پر قوم ظالمین کے پاس نہ بیٹھ۔" شرک و کفر سے بڑھ کر اور کون سا

ظلم ہو سکتا ہے، قرآن مجید میں ارشاد فرمایا : "﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ﴾ (بے شک شرک یقیناً بڑا ظلم ہے ۔)" لہذا مشرک کو اپنا ہم نوالہ و ہم پیالہ بنانا جائز نہیں ۔" (فتاوی امجدیہ، جلد4، صفحہ 293، مکتبہ رضویہ، کراچی)

فتاوی بحر العلوم میں مفتی عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : "کھانا کھانا بھی اگر کسی مجبوری کے تحت ہو، جیسے ہوٹل میں ایک ٹیبل پر آپ اور وہ (کافر) دونوں ہی آ گئے تو معاف ہے ۔ اس کی عادت ڈالنا جس سے باہم خاندانی رشتہ کا شبہ ہو، اس سے پرہیز کرنا چاہیے ۔" (فتاوی بحر العلوم، جلد4، صفحہ 332، شبیر برادرز، لاہور)

مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ وقار الفتاوی میں ارشاد فرماتے ہیں : "غیر مسلموں کے ساتھ دوستی اور محبت کے تعلقات قائم کرنا، ناجائز ہیں ۔ ہوٹل میں اگر اپنا اپنا کھانا ایک ٹیبل پر ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہیں، اس سے محبت کا ثبوت نہیں ہوتا ۔" (وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ 238، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FAM-1189

تاریخ اجراء : 20 ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/08 مئی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net